



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

CHECKED-2002

۱۴
 تم کو عربی کا ہے یہ پیام
 تم کو قرآن سون مرتب جو اسلام
 لے کر آئے اس کا وہ ہے لاکلام
 سنتے ہی اس کا وہ ہے لاکلام
 پڑھو ہی یہ قرآن ہے طریقہ بین غلام

۱۵
 اور فاضلین کا وہ ہے لاکلام
 جس کی آفتاب سے روئے ہو
 اور فاضلین کا وہ ہے لاکلام
 جس کی آفتاب سے روئے ہو

آفاق میں بخود علی تو اب آئے ہیں
 خادم تو آئے نام پہ ایمان لائے ہیں

عکس رخ علی تھا وہ چہ آفتاب سے
 صحاب کف ہو گئے بیدار خواب سے

۱۶
 پانچوں کو جو ہوئے آپ پر ایمان
 پانچوں کو جو ہوئے آپ پر ایمان
 پانچوں کو جو ہوئے آپ پر ایمان
 پانچوں کو جو ہوئے آپ پر ایمان

۱۷
 فرمایا اسلام علیکم اس نے
 فرمایا اسلام علیکم اس نے
 فرمایا اسلام علیکم اس نے
 فرمایا اسلام علیکم اس نے

وہ بھی ہی ایسے جیسے خرد مند آپ ہیں
 پھر صاف کہہ دیا کہ خداوند آپ ہیں

آگاہ ہو کہ دین کی اصل اصول ہوں
 اس وقت میں رسول خدا کا رسول ہوں

<p>۵۷ و دن تو میں خواب میں آ رہے ہیں جہیں ننگے سر غائب نور آتے ہیں فرمان دو اجمال یہ ہم کو نالتے ہیں جاگو کہ آسمان زمین بھر تھرتے ہیں</p>	<p>۵۸ ہم خواب میں بھی کھینچے کر رہے ہیں جاتے کر نصیب کج کر دیکھا حال شاہ مصروف پھر ہوتے کلے میں وہ خبر خواہ بولے کہ اب آپ کی بس ہو خدا گواہ</p>
<p>سامان فلک پہ نوز سے آ کر شور و چین کا دنیا میں یہ میدان ہے میرے حسین کا</p>	<p>کیا منہ جو ایک وصف بھی ہے بیان ہو ہر بات خوب ہے کہ خدا کی زبان ہو</p>
<p>۵۹ کل ہوتے ہی گھر کو کیا کاؤتے گھر سے اسے حسین کی رخصت کاؤتے ہنگامہ عطر و عیش شہادت کاؤتے مندرجہ ذیل یہ خبر کی غارت کاؤتے</p>	<p>۶۰ پھر کاشف علوم نے آج کیا سوال آتا ہی جانے کا بھی تھوڑا خیال اب خواب ہی ہو وقت و زمانہ و سال رو کر کا حضور کو پوچھا غیب کا حال</p>
<p>آباد زمین حشر تک خلق روئے گی ایسی کیے گھر کی تباہی نہ ہوئے گی</p>	<p>ہاں ایک بار سال میں پیدا ہوتے ہیں اک بیکس و غریب کے ماتم میں روئے ہیں</p>
<p>۶۱ پہلے نیک ہی کہتا تھا نیک کا چین لہتے ہیں خام آٹھ پہلے اپنے چین پہلے صرف گھر گھر تھے شاہ شرفین پہلے کہ گھر ہی باغ تھے حسین</p>	<p>۶۲ پورا غدا کا بندہ کر دئی حسین نام نظامِ مہینے کا آواز ہے حسین نام ذی شہادت حسین سے ہے حسین نام جب ہم آج بھی بولتے ہیں حسین نام</p>
<p>ہوئے نہ کیوں بلند گردن شور و چین کو سب روئیں اور باپ روئے حسین کو</p>	<p>ہاں جانتا ہے جیسے کہ صدر ہے گذرتے ہیں وہ یابن بھی حسین کو رو یا ہی کرتے ہیں</p>

<p>۱۱۲ پیسے لپٹ کے محبوب کو دکھا کر برسے حسن کی بجائی اپنے حسن پتار صدقے پوچھیں حسین پتہ پر ابھی با لباد زمین ملائیں لینے گلین پتہ پر</p>	<p>۱۱۱ بڑا علی کو دیکھو یہ لوگ یہ خدا کی ازمنہ ہے شاہ اوصیا قبل از وقوع واقف کس عمر عزادیا رو کر کہا علی نے کہ عالم ہے کربیا</p>
<p>یوں کنبہ اشکبار تھا اس نورین پر روتے ہیں لوگ جیسے ضرب حج حسین پر</p>	<p>موتے پہ بھی حسین کو ایذا دہ ہو کے گی قبرین تڑپ کے مری روح لئے گی</p>
<p>۱۱۵ نغمہ کو جیتا تھا کنبے کا رو کو وہ تکذبات اس کے لئے گئے بوز تا تھا نئے نئے بات منسوبی کے پوچھ کے آخری یہ بات سبناں باجان بس لڑتے ہیں کائنات</p>	<p>۱۱۴ اتنا نہ ہو گا کوئی کہ لاشا اٹھا کر لائے یا جا کے اسکے لاش پہ آنسو ڈرا بہ لائے اہل حرم حسین کے درد پھر نیکے لائے جہاں بھڑو کنبہ بولتے کو کون آئے</p>
<p>ہو گئے کبھی ابھی تو نہیں ذبح ہوتے ہیں نانا ابھی سے اپنے لڑے کو روتے ہیں</p>	<p>دوشن ہے حق پہ حال مرے نورین کا سو حکم ہے ابھی سے عزائے حسین کا</p>
<p>۱۱۶ نا اہلی نام پر آج لائے گی چہرے سب ہل کر حضور کا لڑنا غضب کے لئے ان میری فاقہ کش ہو سبھا لودہ منجھلے زمین جبرائیل بنی انکو خدا بچالے</p>	<p>۱۱۳ اس گفتگو سے ان کا بگڑ بگڑ گیا نیند آئی اور نہ تین کو چھ آرام آیا دولت سر کو تائب جب اور آیا سر پر ان نبی کے لئے وہی خدا گیا</p>
<p>راہ خدا میں سر بھی ہو حاضر گلا بھی ہے پر یہ تو کہئے اس میں کسی کا بھلا بھی ہے</p>	<p>سنکر یہ حال سینے میں ناسور ہو گیا وہ دن رسول کے لئے حاشور ہو گیا</p>
<p>پھر صاف کہہ دیا کہ خداوند آپ ہیں</p>	<p>آگاہ ہو رہے ہیں اس وقت میں رسول خدا کا رسول ہوں</p>

<p>۲۰ اسی تشک میں بھرین فرائض ہزار دل کی صفا نگہ کی ضیا آنکھ کی جلا غفو خطا رضائے صدا قرب مصطفیٰ طول بقا حصول شفا فرخ ہر بلا</p>	<p>۱۷ فرمایا ان محبون کی آہن نجات ہے پیسے ایسی موت تو نانا حیات ہے بانا بھلا یہ آپ کے رونے کی بات ہے تو تم اونچے بن دو لگو قرار دنیا بکے</p>
<p>کیسا عذاب قبر نہ ہو گا فشار تک آئے گی یہ یثرائی کو جنت مزار تک</p>	<p>۱۸ واللہ اپنے شیعوں کے ہم کام آئیں گے سر دینگے جان دینگے اور یحییٰ بن یوشیاؤں گے</p>
<p>۱۹ ہی کب کب کا تعین شو جاوے دل حب الہیت سے ہو جاوے میں سے ہونے کے قلب میں تاسو جاوے ہرگز نہ کرے یہ جا تو جاوے</p>	<p>۱۹ اب بعض ہر وہ اہل عزت کی جناب میں پتول ہر حسین کا شیعوں کے باب میں کوشش ہر دم کوشش کا کو تو اب میں کے بیچ یہ ہے جہاں خراب میں</p>
<p>۲۰ رہ کر تو اب روز جزا آج لوٹ لو کل ہو نہ ہو عزا کا مزا آج لوٹ لو</p>	<p>۲۰ دنیا میں شہر تھانہ شہہ مشرقین تھے اصحاب کف تفریہ دار حسین تھے</p>
<p>۲۱ سپر کھڑی تھی کھڑی انقلاب کی دنیا کی بوداوش اور سستی جناب کی پیر پیرین آرزو ہو حصول تو اب کی کیا صابو خیر نہیں مگر جناب کی</p>	<p>۲۱ قرآن میں ان کے توبہ کے کیا بیان ہیں صوبے آونے قدرت حق کی کیا بیان ہیں مکن زمین پر یہ خود آسمان ہیں سنی میں آٹھ سات ہیں زو جوان ہیں</p>
<p>تقدیر کے لکھے سے تجاوز محال ہے طفل و جوان و پیر کا بیان ایک حال ہے</p>	<p>۲۲ رن تو دراز ہیں پیر سن کب ہوتے ہیں شبان اہل خلد کے سید کو دوتے ہیں</p>

<p>۲۳ میت مکتوبانہ مکتوبانہ مکتوبانہ مکتوبانہ مکتوبانہ مکتوبانہ مکتوبانہ مکتوبانہ مکتوبانہ</p>	<p>۲۶ دنیا اسی عزت کے لئے برقرار ہے ان تجلیوں پر سایہ پروردگار ہے اب ہونوں کو رونے میں کیا نظار ہے اب جناب اطراف میں دربار ہے</p>
<p>۲۷ ہر رنگ بے ثبات ہے نیرنگ کے سوا غیم کو کیا ماس ہے دل تنگ کے سوا</p>	<p>۲۸ عورین ادب کے جلسہ ماتم میں آپسکین زہرا خان سے روٹیکو تشریف لاکسکین</p>
<p>۲۹ سوز خزان کے جبکہ پائمال سوز خزان کے جبکہ پائمال سوز خزان کے جبکہ پائمال</p>	<p>۳۰ دکھ لادن اب مرقع کا زار کر گیا خضار کو بنا دین زوار کر گیا بہل ٹیسے بن یوسف بازار کر گیا ہینا کھڑا ہے قافلہ بازار کر گیا</p>
<p>۳۱ جب لاکھ گلخون کا رسالہ نہمان ہوا اک لالہ داغدار میں سے عیان ہوا</p>	<p>۳۲ بہم کوئی بجز دم تیغ و دم نہین شہر کی جلو میں تم نہین افسوس ہم نہین</p>
<p>۳۳ حال گذشتگان نہ کما چھپ کر گیا ہوا جاگر دم میں بھرنے کوئی آشنا ہوا در ایمن جو ملانہ وہ قطرہ جدا ہوا لازم ہے اپنی فکر جو ناپسند ہوا</p>	<p>۳۴ بیوش میں سند کی کوئی نہ ہو چکا جو چاہے چاہے بیان لگانے زیب تر ہے بیاد تو تکیں گھر سے مسا کوئی خوب نہیں جو بوئے کوئی</p>
<p>۳۵ کس سے میں اس عزا کے سوا اب مزار ہوا جب اٹھ کے حسین تو دنیا میں کیا ر ہوا</p>	<p>۳۶ پر اب بھی تم شہید ظہیر غروب ہوتے ہو اس انجمن میں فاطمہ کے ساتھ رہتے ہو</p>

آگاہ ہو کہ دین ہی اس میں اس وقت میں رسول خدا کا رسول ہوں | پھر صاف کہد یا کہ خداوند آپ میں

<p>۲۹ دولت نہیں تیرا جو پیکان بجا کرین طاقت کہاں بلند جو دست دعا کرین قدرت کلام کی بھی نہیں آہ کیا کرین منتا جو کون کسی طرف کو نہ کرین</p>	<p>۳۰ شہنشاہ اعلیٰ نے کیا تیرے خطاب ہر قسم کی تیری ہر خیاب اور اب بھجھو نہ بند جو کسی نے طعام و آب ا</p>
<p>۳۱ بے زخم شاہ دین کا کوئی عضو تن نہیں کانٹے ہن یہ زبان میں کہ جائے سخن نہیں</p>	<p>۳۲ لے فتح تھی تو والد مرحوم کے لئے دل کی شکست چاہئے مظلوم کے لئے</p>
<p>۳۳ جسم ہوا یہ حال نہنشاہ کہ بلا آقا نے جس نے نظر کیا سے سما کھلا اور پینچ جینے میں فلکے جدا جدا من کہ تو زبان سفید آئین بر ملا</p>	<p>۳۴ بوجھنا ظلمتے کیا تیری خاطر جو نہیں کسی عرض تیری آئینہ جو حال نہیں پیدا ہوئی توں باز سے عیب کیا نہیں بوجھنا میں ایسا کون ہوں لی کر نہیں</p>
<p>۳۵ روشن وقار خاص آل عبا ہوا چار دن طرف کو نعرہ صل عسلا ہوا</p>	<p>۳۶ فرمایا کب مجھے ترا احسان پسند ہے ہر عضو تن سے آنکھ کا رتبہ بلند ہے</p>
<p>۳۷ ایچون کو دیکھنے لگے مگر شہ نام حضرت کو ایک کیے ایسا تباہ نام میں فتح میں ظفر ہون مبارک ایسا نام میں صبر میں بلا ہون میں نصرت ایسا نام</p>	<p>۳۸ فخر سے بھرا نام زبان کیا بیان ہو گا تو ان سے جو مراد ہے جہان اون کے علم کے لئے میں تو جو ہر دو ان نسخہ تشریح کر گیا وہ زو جان</p>
<p>۳۹ تم پر بہت جناب اتنی کا پیار ہے جو چاہو اختیار کرو اختیار ہے</p>	<p>۴۰ بھجھو جو کچھ گذرنا تھا یان وہ گذر گیا میں کیا جیون مرا تو علمدار مر گیا</p>

<p>۵۲۱ ابھی رہا جو صبر اسے یہ سنا دیا اکاٹے ہم کو سبے تھل سوادیا اب دیکھنا کہ عاصیوں کو چھوڑ دیا مُف بھی نہ کی زبان اور سرٹا دیا</p>	<p>۵۲۰ دیکھا بلانے اپنی روتے گل قبول مظلم کو بلانے کہا تو نہ ہو بلول نہ سے ازل سے حضرت دریت قبول ان سب میں ہے ایک ہی کو کیا قبول</p>
<p>تڑپو نگامین نہ شمر کے پیدا وہ چہر پر اے صبر غش کریگا تو پیاس کے صہر پر</p>	<p>تو میرے ساتھ شہرے کہنے کے ساتھ ہے لیکن نباہ خالق اکبر کے ہاتھ ہے</p>
<p>۵۲۰ اے سوت یہ قضا و قدر کی نیا ہوئی مولا بسند طبع مبارک بلا ہوئی نصرت تیری قائم آل عبا ہوئی فتح و ظفر کی پٹکنی بر بلا ہوئی</p>	<p>۵۱۹ اور سوت در نہ پچھوئے زیب تھی سامنے چلائی سخت بوج دیاس کلام نے ہم بھی نہیں قبول کیا کیا امام نے تو بے بلا کو بھی تھارت انا م نے</p>
<p>ان کو گواہ زور خدا داد کیجئے ہو کر شہید صبر کو پھر شاد کیجئے</p>	<p>تسلیم کر کے شکر گزار ہی قبول کی بھائی نے بے ردائی تمھاری قبول کی</p>
<p>۵۱۹ ہادی نے قصہ صبر بھی اپنی ہی کیا فرمایا آ کے متصل دوج تشبیا سب امتوں پر تم کو صلے شرف دیا پہنچے تمھارے سلطان انبیا</p>	<p>۵۱۸ سب نے سچ پیر بند اٹھا ناخوشی توئی بند بوزا نا زبان سے سنا ناخوشی توئی عابد کے کرد و کاموں پہ جانا خوشی توئی اور تازا رہنے قانون کھانا خوشی توئی</p>
<p>تم نیک ہو کے واہ بدی ہم سے کرتے ہو اٹھو گے گسکے دین میں دنیا یہ مرتے ہو</p>	<p>آمد و سکینہ سے یہ وصیت نہ بھولنا سیلی لگے تو بخشش امت نہ بھولنا</p>

آگاہ ہوں کہ دین و دنیا کا رسول خدا کا رسول ہوں | پھر صاف آمد یا کہ خداوند آپ ہیں

<p>۱۱۷ حیران نام خیر نسا فاتح خین وہ عبدین میرے اور میں میرا والدین عمران دادا جان حسن باز سے حسین صفت سے چچا خوشنوی نیت زین</p>	<p>۱۱۸ جسکا غبار زد سے وہ خاک سا ہون حق میں تیرا راز وہ بقول ہون فاقہ کی جاکو ہے وہ اور وہ دار ہون جسکا وطن ہو عشق میں وہ بند ہون</p>
<p>شانے جدا ہوے تو شرف کس قدر ہے انعام کے نبی سے نہ طالب کے پر ہے</p>	<p>کبہ ہے جسکا گھر میں وہ عالی مقام ہون تسبیح جسکی خاک ہے میں وہ امام ہون</p>
<p>۱۱۹ تیرا کہ نہیں زین زین ہی قابل نہیں میں باہی کو چھو نہیں عصیان ہے نہیں ہون میں نہیں ہی نہ کھڑ ہون ہے مجھی یہ یاد نہیں ہی</p>	<p>۱۲۰ تو جسکا آفتاب تیرا آسمان میں دو نور جو جان مطیع ہیں سے جان میں باعث یہ کہ رازت نہیں پران میں انہیں جس کا نام خضر جان میں</p>
<p>پہرون میں سوچتا ہوں کہ تقصیر کیا ہوئی پرزے ہوے بدن کے نہ ثابت خطا ہوئی</p>	<p>دیکھو بغور چشم علی ولی ہوں میں ماؤ مرا سخن کہ زبان نبی ہوں میں</p>
<p>۱۲۱ سچ کہیں کہیں کہیں کہیں تو چند و اجلال کا تامل میں نہیں کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں فاقہ نے لڑوئے نہیں کہیں</p>	<p>۱۲۲ دامن ہی جسکا گوشت ہے وہ جان ہون امت کی اولیٰ ہے جس کا سرخ ہون آنکھوں سے جو بے بیاد سکا سرخ ہون جو ہیں قرب حق کی جو ہیں داغ ہون</p>
<p>ہادی نہیں نبی کا تو اسابھی کیا نہیں ہمان نہ سمجھو خیر میں پیاسا بھی کیا نہیں</p>	<p>برعکس کوئی ہو تو ہو رہا ہر حسین دل آئینہ ہے فخر سکندر حسین</p>

<p>۱۴۵ خاتونِ کبریٰؑ کی بی بی حضرت سیدہ ادرگادہ نے اس کے ساتھ ایک رو سیاہ دیکھ کر کہا کہ یہ حضرت خیر خواہ</p>	<p>۱۴۴ کربلا میں جو زمین کو پیسہ بنا رہا ہے قندیل کے چھان کی پیسہ بنا رہا ہے یوں کے گھر میں جس خیریت بنا رہا ہے سیاروں کا خلاصہ پیسہ بنا رہا ہے</p>
<p>مولا کے تہ سے وہ زمین پر طیان ہوا اک شہر ہا بھی زمین یکا یک عیان ہوا</p>	<p>پر زے بھی ہو کے حافظ ایمان حسین ہی شکل ہی جس کا ختم وہ قرآن حسین ہے</p>
<p>۱۴۳ بانجی کی آنکھوں میں دریا آ رہا تھا آنکھوں کے صورت کف مار رہا تھا ابھی تو عذاب سے فرج پور رہا</p>	<p>۱۴۲ نندین اور عیدوں میں جنتی آفتاب نندین میری فوج تار دین آفتاب اب میں جہاں جہاں فلک آفتاب نامہ رازِ حسین شجاعوں میں پوزاب</p>
<p>عقر کے نیش کو شہرِ شعلہ تاب کو دوزخ میں زہر مارہ کیا ہی عذاب کو</p>	<p>اکبر سا نام اور نہیں ڈو جو اذن میں ہے اصغر کا بھی جواب نہیں بے زبانا نہیں</p>
<p>۱۴۱ نازدہ سا بچہ اپنے رشتے داران ہوا پیغمبرِ صفا کا پیر و نشان ہوا طاقی انفقار تڑپ کر عیان ہوا اور ادرگادہ کے ہر زین کا طبق آسان ہوا</p>	<p>۱۴۰ قرآن ہر ایک نبی شریفین کی ہے زہر ابھی کی طرح بدردین ایک آپ کا شہر تڑپ کر عیان ایک سب کے خدا جو ایک خدا کا حسین ایک</p>
<p>جلانی عافیت میں رہوں کس مقام میں مڑ کر یہ تیغ بولی کہ میرے پیام میں</p>	<p>طاعت کرو خدا کی نبی کی امام کی اسکے سوا نہیں ہی کوئی بات کام کی</p>

آکا ہونہ دین ن ا ب | پھر صاف کہہ دیا کہ خداوند آپ ہیں | اس وقت میں رسول خدا کا رسول ہوں

<p>۵۴ رشید گئی تیغ کوں باجھندگی پانچ بیچ اور وہی سر فلندہ گئی جلا کے کے سامنے ایسا ب زندگی تہہ اسلام کو ریش آداب بندگی</p>	<p>۵۳ اس کو بھی اس کو بھی بڑی ہی صفائی تھی کہ جس کو بھی اک سے گئی تو جب اس کو بھی کہ نہ زور کو نہ سفید ہو اجنبی</p>
<p>اور ٹھکر کہا زمین نے کہ تعظیم کرتی ہوں بولی اجل حضور میں تسلیم کرتی ہوں</p>	<p>بھاگے ہوں کو زردیہ یہ لاتی تھی پھر کے دو کرتی تھی اور ہی ہونی رنگت کو گھر کے</p>
<p>۵۵ چھپا جو ذوق فقار قندہ گریا کسی عرض بے نے ابھی کج گریا پوچھا جو ظلم کس سونے گریا وہاں چڑھا پوٹھا کھرا اور گریا</p>	<p>۵۴ کہہ پڑی صورت زنیل کرتی تھی گاہے عیادت پر حیریل کرتی تھی کہہ بیچ ہر وہاہ میں پھیل کرتی تھی گردن فلک کی سیریل کرتی تھی</p>
<p>موجوں کے بل کو وہی مین ہرگز نہ لاتی تھی وہ آبدار تھی کہ لہو میں نہ سائی تھی</p>	<p>چودہ کے سب مقدم نظارہ ہو گئے دو حصہ ہفت اختہ سبارہ ہو گئے</p>
<p>۵۵ اندر آئی تھی شہر نشان شہر شہر چار لاکھ پانچ غل خا کہ الامان مانند گرد آں شہر تھے روان دوران قضیہ کے تھی فوج پہ ایک تھی چکان</p>	<p>۵۵ آگھوین عوان جنتی شہر شہر دین عمارت کھفت تیغ کعبہ و نیم ساعت زمانہ وقت کھڑی زور و نیم ان شہر و القعات تھے سب و نیم</p>
<p>ضربک طرف کو باے سے اسکے مفر نہ تھا پر چھائین بھی جو پڑ گئی گردنہ سر نہ تھا</p>	<p>سایہ بھی دو سلاح بھی دو جسم دجان بھی دو ہونو نیکی طرح بات بھی دو اور زبان بھی دو</p>

<p>۵۲ قاب کی تو یہ دین جان تھی منگاہ قطع نظر تھو نے تگہ کو نہ تھی پناہ دعوے صدق کیلئے اور حجت تھی سن لو دیکھیں اگر ہو چکا استنباہ</p>	<p>۵۱ سو تھا تیغ کا چھوڑو منگاہ قاب بین تیری ہے تگہ نہ تگاہ دخل بیان خانہ دل بید تگاہ رن کی قسم تیغ بڑی خانہ تگاہ</p>
<p>آیا نظر نہ رہے مولا سیاہ کو + تیغ عسلے نے قطع کیا ہرنگاہ کو +</p>	<p>تیغ تو یہ ہے کہ مسئلہ ان تیغ شاہ ہے سرچڑہ کے سبے لڑتی ہوا در بے گناہ ہے</p>
<p>۵۳ کچھ بی بیڑا کا تو چھلی بڑا ہوئی کچھ بی بیڑا کا تو چھلی بڑا ہوئی کچھ بی بیڑا کا تو چھلی بڑا ہوئی کچھ بی بیڑا کا تو چھلی بڑا ہوئی</p>	<p>۵۴ طوفان و فقار اکیا ہون نین طوفان و فقار اکیا ہون نین طوفان و فقار اکیا ہون نین طوفان و فقار اکیا ہون نین</p>
<p>کھلے زرہ کے ایک نگہ میں ہزار بند کاٹے ہزار طرح عناصر کے چار بند</p>	<p>حق سے ڈرو اور مردہ فضل الہ ہے تو بہ کرد و قبضہ میں یہ سکر پناہ ہے</p>
<p>۵۵ بیجا و بے نشان ہر تلوار کا ہم تقسیم کر کے رہی باقی نہ کوئی قسم سایہ کی طرح ڈال جاتی تھی نیلیم تیغ کے منہ تھے کجا دو تھا یا طلیم</p>	<p>۵۶ ہر دو بلا تھی نہ کر لیا کی تیغ گویا قضا کا ہاتھ تھی رست خدا کی تیغ رکھتی تھی تیغ کا خیر کشت کی تیغ بلخیزی کے عقول کیلئے تیغ نما کی تیغ</p>
<p>دل رخنہ رخنہ کر کے زرہ کو اوڑا دیا + طائر کو جال جال کو طائر بست دیا</p>	<p>اس برق ذوالفقار کے جلوسے کہاں تھے وان تھی جہان زمین نہ تھی آسمان تھے</p>

آگاہ ہولہ دین نیاں | پھر صاف سا کہد یا کہ خداوند آپ ہیں
 اسوقت میں رسول خدا کا رسول ہوں

<p>۵۶۸ مہر قدم قدم نمی فلذوذ ابجناح بہ زین شرف کن ہو انکے سرب نکدہ پہلوتے گلے ہارے اور اوہ ہر انکے کمال مند براق</p>	<p>۵۶۷ دن زردہ کا رنگی گری سے تھایہ حال شبہم کا طبعی صبح کو غور شکر زوال جب یہ گری ہوئی تو زردہ ہوئی ڈیال انفولادو یہ کیا عرق شرم کی مثال</p>
<p>اور تاتھا اس طرح کہ ملائک نثار تھے د امان زین سے زور کے پر آشکار تھے</p>	<p>اک طریان زردہ کی کہل گئیں صورت بگڑ گئی کیا دن وہاڑے باغیوں پر اوس پر گئی</p>
<p>۵۶۹ نصرت پکاری داہیہ اللہ کے تطف نہ ظفر چھکین قدم ایک کی طفت کی عرض وقت محضے ایسا وہاں جہ سے شرف ہو روح پیچید</p>	<p>۵۶۸ ہر علمین سپاہین کو اولٹ دیا مانند نقش گین کو اولٹ دیا پلہ کو کا ناخانہ زین کو اولٹ دیا سید کیا فاک کو زین کو اولٹ دیا</p>
<p>دیکھا جلال فساح بدرو حنین کا اب وقت ہے کہ ہیر ہی دیکھو ج میں کا</p>	<p>اثبات لائے نفی کے سب معترف ہوے اسو ارام بن گئے گھوڑے الف ہوے</p>
<p>۵۶۷ تہا بے دیکھ کر کرنے کا وقت ہے وہ وقت ہے کہ سر کے کٹانے کا وقت ہے خسبے فاطمہ کے کہنے کا وقت ہے نیا سے اب حسین کے جانے کا وقت ہے</p>	<p>۵۶۷ بسا ہی تھی تو کا بیٹھ تیغ شعلہ بار صف نہ مارتا کوند کے روار برق وار بغون تھا وقت بیٹھ گیا وقت غبار سرکین نہ پھین وہ نعل بالائی بن آشکار</p>
<p>پیاسے گلے پہ تیغ کے پھرنے کی چاہ ہے لیکن یہ بوسہ گاہ رسالت پناہ ہے</p>	<p>عکس قدم سے تہا یہ عیان رزم گاہ میں ہے پچھے ہوئے زمین پہ ستارے ہیں راہ میں</p>

<p>۱۷۷ پتے کو ذیامین تاج دو سر گئی گئی جاگتی ہوئی سیاہ ہر اک جا گئی گئی تپ گھرتے یہ اہل حرم میں جب گئی گئی صورت ہونے مصحف باطن کی بھر گئی</p>	<p>۱۷۸ شفاق بہتر ہے افسران کین قاتل کئی کھڑے تھے کہ قرن ترین کوئی بگاڑ ان کوئی بولا ابھی نہیں اٹھ گیا اور کج کین کہنے دین</p>
<p>۱۷۸ زخمی کو اسکے ظالموں نے چور کر دیا داغوں کو زخم زخموں کو ناصور کر دیا</p>	<p>۱۷۸ بولا یہ ابن سعد ہے گردن ڈہلی ہوئی قاتل پکارا آنکھ ذرا سے کھلی ہوئی ہے</p>
<p>۱۷۹ سب جیلگین بہ پر لکھتے تھے نیز ان کے ساتھ بھیان لکھتے تھے تین لکھتے تھے سباز خرم فاطمہ کے لکھتے تھے</p>	<p>۱۷۹ سب جیلگین گئے تھے تمام تھے کریٹے کی جا ہے کیا کس جا تھے سینہ دبا تو اور بھی تھے تھے تھوڑے فغان سادہ حالت میں مہم</p>
<p>۱۸۰ ہفتم سے ایک بوند کو مولا ترستے تھے اٹن کی طرح دہو پین پتھر رستے تھے</p>	<p>۱۸۰ قاتل سے پوچھا دیکھ کہ ہر گل یہ ہوتا ہے ہے ہے حسین لیکے کوئی زمین روتا ہے</p>
<p>۱۸۱ زین فوس سے بادشاہ دو جہاں گرا رولق اٹھی زمین سے لافزاں گرا ہے ہذاں جفاؤں پہی آجان گرا</p>	<p>۱۸۱ وہ دلا کوئی ہو گا میں دیکھوں جلا کہ اب تین بنگاہ سے گرا ہے نظر ان جیب بند ہونے کا تھا میں نے سیدانی ایک جیسے نکلی تھی</p>
<p>۱۸۲ زہرا سے پوچھئے یہ قلق لور عین کا تینا زمین کا اور تڑپنا حسین کا</p>	<p>۱۸۲ اسدم ہاری فوج میں تو عید ہوتی ہے بھٹکے یقین ہے یہ وہی بی بی روتی ہے</p>

مطع
جسد کین خرم پیران گرا

آگاہ ہوں دین سے | پھر صاف کہہ دیا کہ خداوند آپ ہیں | اسوقت میں رسول خدا کا رسول ہوں

<p>۱۳۵ تمام جاندار کو ان صیغے کو ان زیر اہ کو ان حضرت شکاکت کو ان اللہ شہر رتبہ آل عبا کو ان انہی رسول ادری کی اولاد کو ان</p>	<p>۱۳۶ شہ پہلے اور کوئی نہیں ہے بن عاشق بن حسین کی نشہ و بن بن جہولین ہمارے چاہے بن کا چلن بن بلوہ کمان کمان آفری خستہ بن</p>
<p>سارے بزرگ مرگے بچھے بے نصیب کے میرا کوئی نہیں ہے سوا اس غریب کے</p>	<p>قاتل پکارا آگے بھی یہ باہر آئی تھی شہ پہلے جب سنان علی اکبر نے کمانی تھی</p>
<p>۱۳۷ اسے شہ پائی کے آؤں جو لوگے زخموں سے جی ریت چھڑاؤں جو لوگے چادر بدن کے پچھڑاؤں جو لوگے پہلے جو سرین کے اٹھاؤں جو لوگے</p>	<p>۱۳۸ اب آبدہ قلم روش ہو گئے بنین پیاسے حسین بن وہ زیب حزن گردن پہ تیغ دین سنان سینے پر عین زنیب یہ حال کی تھی بن دین بن</p>
<p>پانی تو یان لے گا نہ زہرا کی جانی کو ہنس چھڑک کے ہوش میں لاؤنگی بھائی کو</p>	<p>تا محرمون کا دہیان نہ پر دے کا ہوش ہے یہ سب ابو کا جوش ہوا الفت کا جوش ہے</p>
<p>۱۳۹ بنیا کے بن کو چھوڑی جاتی سے پر دین چھڑتے ہو زہرا کی جانی سے یہ سب خطا ہی جو چھڑے ساری خدائی سے کہیں نہ جگہ لائی سے</p>	<p>۱۴۰ وہ روزنا بیک کا گھر اپنا پاس کا وہ تفرقہ نادل کا وہ اور ناہ اس کا کہنا لب لبک کے یہ کلمہ ہر اس کا اسے شہ و اسط علی کی پاس کا</p>
<p>کیونکر گلے سے تیغ کو تیری جدا کروں سمجھاؤں کس طرح سے تجھے آہ کیا کروں</p>	<p>تشریح میں روز کے پیاسے کو چھوڑ دے صدقہ نبی کا اوگے نواسے کو چھوڑ دے</p>

<p>رباعی کعبہ کا نشان علی کے در سے پایا معدن اربان کا اس گھر سے پایا پہلے تو علی ملے خدا کے گھر سے پھر نئے خدا کو ان کے گھر سے پایا</p>	<p>رباعی اسے زمین گلے لگا لوں تو زنج کر کچھ درد و ایسہ دو کانا لوں تو زنج کر نیکو تو بلبرین لٹا لوں تو زنج کر جانی سے لے خیمہ میں جا لوں تو زنج کر</p>
<p>رباعی جبریل نے دیکھا تھا جو تارا پیسے اداس بھی امام تھا ہمارا پیسے آئے جو برائے کس فریاد میں علی اللہ نے اپنے گھر اور تارا پیسے</p>	<p>رباعی پانی نہ بھوکے پیاسے کو لے بڑھصال سے بے وقت ذبح آنکھوں نہ رومال ڈال سے</p>
<p>رباعی جو چاہیں بزرگوار ارشاد کریں ہم کہیں گھر چیا کا برباد کریں اسو ایسے بھولا ہوں بدی سبکی دیر مجاہد تو تکی سے بچھے یاد کریں</p>	<p>رباعی یہ بھائی بھائی کہتی تھی لاشہ بہن بہن مان کی طرح تھی عاشق شاہ زمیں بہن</p>
<p>رباعی سناؤ عیش زلزلہ تھا مشرقین میں برپا تھا ایک مشرقیام حسین میں</p>	<p>رباعی سناؤ عیش زلزلہ تھا مشرقین میں برپا تھا ایک مشرقیام حسین میں</p>

آکاہ ہولہ دین ن ا ب | پھر صاف کہہ دیا کہ خداوند آپ ہیں |